٧٨٦

اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ﷺ

حضرت محمّد مُصطفےٰ ﷺ

کا اِنقلابی دین

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی) گولڈ میڈلسٹ

پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج، ٹھٹھہ، سندھ، پاکستان

جانباز اکیڈمی جانباز چوک

خانپورہ، بارہمولہ کشمیر ١٩٣١٠١

سلسلہ اشاعت نمبر ٦

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

☆......☆

حضرت محمد مصطفٰےصلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب عجیب انقلاب تھا......شاید چشمِ عالم نے ایسا انقلاب نہ دیکھا ہو......ایک طبقہ کو ہٹا کر دوسرے طبقہ کو یا ایک قوم کو ہٹا کر دوسری قوم کو نہ لایا گیا...... جو سامنے تھے انہیں کو ٹھیک کیا گیا......ان میں زانی بھی تھے......شرابی بھی تھے......خائن بھی تھے...... بدکار بھی تھے......قاتل بھی تھے......سفاک بھی تھے لیکن رفتہ رفتہ سب کو ایسا بدلا کہ دنیا دیکھ کر حیران ہوئی جاتی ہے۔تو ایسا انقلاب لانے کے لئے سب سے پہلے خود کو بدلنا ہوگا......دردمندی و دِل سوزی کے ساتھ ان کے پاس جانا ہوگا جن سے ہم کو نفرت ہے......کیا گیارھویں صدی ہجری میں شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اسی اسوۂ محمدی پر چل کر اسلامی انقلاب نہیں لائے......تاریخ پر جن کی نظر گہری ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ آپ کی دردمندانہ تبلیغ نے جہانگیر پر کیا اثر کیا......ایک سے ایک بہتر بادشاہ سامنے آتا گیا......شاہ جہاں......اور پھر......اورنگ زیب علیہ الرحمہ جنہوں نے پاک و ہند میں نظامِ مصطفٰے نافذ کیا......نظامِ مصطفٰے کوئی ایسی چیز نہیں جو صرف کاغذ پر نافِذ کیا جائے......وہ تو دلوں پر نافذ ہوتا ہے کاغذ پر بار ہا نافِذ ہو چکا......صورتوں کے بدلنے سے نظام نہیں بدلتے......سیرتوں کے بدلنے سے نظام بدلتے ہیں اور انقلاب آتے ہیں......اس لئے جیتی جاگتی مثالیں پیش کرنا ہوں گی۔

نظامِ مصطفٰےصلی اللہ علیہ وسلم سر پھروں کا انقلاب نہیں کہ بیٹھے بٹھائے لوگوں کو اُکسائے اور جو موجود ہے اس کو معدوم کر دے...... یہ اصلاحِ حال کا داعی ہے......قلب ماہیت کا نام ہے...... یہ خوامخواہ جھگڑا مول نہیں لیتا...... یہ فتنہ کا نام نہیں...... یہ امن کا پیامبر ہے اور امن ہی سے حاصِل ہوتا ہے...... یہ انسان کو مارنا نہیں سکھاتا...... یہ انسان سے پیار کرنا سِکھاتا ہے...... یہ انسان کو انسانوں کے ہاتھوں ذلیل ورسوا نہیں کرتا......اس کی تعظیم وتکریم کرتا ہے...... یہ انسان کی دولت نہیں سمیٹتا...... یہ بھوکا پیاسا نہیں...... یہ غنی ہے،فقیر نہیں...... یہ سخی ہے محتاج نہیں...... یہ آقا ہے غلام نہیں...... یہ بادشاہ ہے رعایا نہیں...... یہ غالب ہے مغلوب نہیں...... یہ حاکم ہے محکوم نہیں...... یہ محبوب ہے مردود نہیں......اس کی بنیاد خوفِ خدا پر ہے......اور جہاں خوفِ خدا ہو وہاں احترامِ انسانیت بھی ہے اور انسان خدا کی پیاری مخلوق ہے...... یہ سایۂ رحمت ہے انسان کا دِل رکھتے ہوئے آگے بڑھتا ہے...... یہ کسی کا دِل نہیں دُکھاتا کہ ایک دِل والے کا نظام ہے یہ بچوں پر شفقت سِکھاتا ہے اور بزرگوں کا احترام سِکھاتا ہے......لین دین کا سلیقہ بتاتا ہے۔ناپ تول کا ڈھنگ بتاتا ہے......کھانے پینے، رہنے سہنے، بولنے چالنے، چلنے پھرنے کے آداب سکھاتا ہے...... یہ حیوان کو انسان بناتا ہے......انسانوں کو حیوان نہیں بناتا......اس کی تعزیر بھی عبرت ہے اور اس کا قصاص بھی زندگی ہے...... مردوں کو جلاتا ہے...... یہ آفتِ جان نہیں...... راحتِ جان ہے......

دنیائے جدید کا ہر تعمیری انقلاب نظامِ مصطفےٰ کا مرہونِ منت ہے...... یہ ایک عظیم حقیقت ہے...... کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے...... مُلکِ چین کو دیکھئے کہ...... نظامِ مصطفےٰ کے صرف ایک گر پہ عمل کر کے اقتصادی طور پر کہاں سے کہاں پہنچ گیا۔!

روزِ اول ہی سے اس نے عہد کیا کہ ہم کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں گے جو کچھ بن پڑے گا خود کریں گے...... حمیت و خودداری کا سبق کِس نے سِکھایا؟...... اسی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اولاد سے یہ کہا کہ والدین سے مانگنا بھی ذلّت ہے...... اللہ اکبر!

اور جب چواین لائی مرا تو اس کے فِدا کاروں نے پست ہمت عورتوں کی طرح نہ اپنے چہرے نوچے اور نہ بال کھسوٹے، نہ اپنے سینے پیٹے بلکہ وہ کر دِکھایا جو مَردوں کے شایانِ شان تھا۔ اس غم سے وہ ایک نیا حوصلہ لے کر اُبھرے...... اور یہ بات کِس سے سیکھی؟ اہلِ بیت اطہار سے سیکھی...... صحابہ کرام سے سیکھی...... یہ وہ نقوش قدسیہ ہیں جنھوں نے ہر غم و آلم کو اپنے حوصلوں سے شکست دی لیکن افسوس صد افسوس!

ہم نے سینہ زنی اپنا شعار بنایا اور غیروں نے ان بلند ہمتوں سے سینہ سپری کا درس لیا۔

نظامِ مصطفےٰ نافذ کرنا ہے تو عالم و عامی کو اسوۂ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنا ہوگا...... اللہ اللہ! عالمٔ عالم سے ناراض...... جاہل جاہل سے خفا...... پہلے دل مِلانے ہونگے...... خلوص وللّٰہیت کی بات پیدا کرنی ہوگی...... خود نکلنا ہوگا...... خود بُلانا ہوگا...... دعوتوں کا انتظار ترک کرنا ہوگا...... محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا نہیں دیا ہی ہے...... جانشینِ مصطفےٰ صلی کو لینا نہیں، دینا ہوگا...... محلوں سے دل ہٹانا ہوگا...... مرغن کھانوں سے ہاتھ اٹھانا ہوگا...... دولت وثروت پر لات مارنی ہوگی...... ہاں اللہ اور رسول ﷺ کے لئے اپنی پونجی لگانی ہوگی...... سب کچھ نثار کرنا ہوگا...... اپنی ہستی مٹانی ہوگی...... اپنی چال ڈھال اور رنگ ڈھنگ بدلنے ہوں گے...... تقریروں کی ساحری سے جیبیں ڈھیلی کرنے کا ہنر چھوڑنا ہوگا...... نصیحت اور ہدایت پر اجرت اور وہ بھی طلب وسوال کے ساتھ!...... حیرت ہے لیکن اللہ کے رسولوں نے تو یہ نہیں کیا...... تو پھر جانشین رسول یہ کیا کر رہے ہیں؟...... سورۃ الشعراء پڑھو اور دیکھو حضرت نوح علیہ السلام کیا کہہ رہے ہیں؟ حضرت ہود علیہ السلام کیا کہہ رہے ہیں؟...... حضرت رہے ہیں؟ حضرت ہود علیہ السلام کیا کہہ رہے ہیں؟...... حضرت لوط علیہ السلام کیا کہہ رہے ہیں؟...... اللہ اللہ! سب بیک زبان کہہ رہے ہیں......

مَا اَسئلکم عَلَیۡهِ مِنۡ اجر ج ان اجری الّا علیٰ ربّ العٰلَمِین ۝ ط (سورۃ الشعراء، آیت ۱۰۹، ۱۲۷، ۱۴۵، ۱۶۴، ۱۹۰)

ترجمہ: میں اس پر تم سے اجر نہیں مانگتا، میرا اجر اسی پر ہے جو دونوں عالم کا رب ہے۔

ہاں ان سولانِ حق کے راستہ پر چلنا ہوگا...... ہم کو طلب وسوال نے مارا...... ہم کو قرضوں نے مارا...... ہم کو اسراف وتبذیر نے مارا...... ہم کو ہماری بدکاریوں نے مارا...... طلب وسوال سے زبان بند رکھنی ہوگی...... قرضوں سے توبہ کرنی ہوگی...... اسراف وتبذیر سے ہاتھ اُٹھانا ہوگا...... نیکوکاری کا عزم کرنا ہوگا...... موٹا چھوٹا پہننا ہوگا...... ہلکا پھلکا کھانا ہوگا...... محلوں سے دِل اٹھانا ہوگا...... جھونپڑیوں سے دِل لگانا ہوگا...... تب کہیں جا کر نظامِ مصطفےٰ نافذ ہوسکتا ہے...... خدارا کوئی تو نمونہ دِکھائے اور فقیری میں ہیبت شاہی پیدا کرے! اگر ایسا نہیں ہوگا تو پھر دیکھنے والے ہوچی منہ کو دیکھیں گے...... چواین لائی کو تکیں گے...... ماؤزے تنگ سے لَو لگائیں گے...... اور لینن کی باتیں کریں گے...... آؤ آؤ محمد مصطفےٰ کی باتیں کریں...... اپنی دنیا بدلو...... اور ایک رحیم وکریم انقلاب کی کوشش کرو۔ ؎

تقدیرِ امم کیا ہے؟ کوئی کہہ نہیں سکتا
مؤمن کی فراست ہو تو کافی ہے اشارہ

☆......☆......☆